OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 1, Jan -June 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.01.0256, PP: 131-146

مولانا صفی الرحمن مبارک پوری اور ان کی کتاب "When The Moon Split" کا مطالعاتی جائزہ

Review Study of Mulana Safiu-re-Rehman and His Book "When the Moon Split"

Published: 20-06-2024
Accepted: 10-06-2024
Received: 01-05-2024

Dr. Attaullah
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, TheUniversity of Haripur
Email: attaullahumarzai@gmail.com

Safeer Ahmad
M .Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies, The University of Haripur
Email: safeerahmad60@gmail.com

Khizar Hayat
Associate Professor of Islamic Studies, Govt; Post Graduate College Haripur
Email: khjadoon79@gmail.com

Abstract

In the history and biographies of the Prophets, only the Holy Prophet ﷺ has this honor that all the details of his life are available and preserved. Initially, this collection was known as Mughazi Wasir. Most of the books of Sirat e Tayyaba of the early centuries are known as Kitab al-Mughazi. Later, the term Al-Sirat-ul-Nabawiyyah was used for this. There is no person in the history of mankind except him who has such detailed and authentic information about the details of his life as there are details about his good life. From the study of several books on the biographies of Fahars, it is estimated that thousands and millions of books and articles have been written regarding the biography of the Holy Prophet ﷺ. Among these books is one "When the Moon Split"of Maulana Safiur Rehman Mubarak, the world famous book, was a simple. Maulana Safiur Rehman Mubarak was pious and religious person. He belonged to India. His book taught that if you do not take the time to learn about Prophet Muhammadﷺ you cannot love and respect him. His biography truly proved that he was the best of mankind and his character and lifestyle is something that we all should learn from and apply in our lives. If it did, the world would indeed be a better place.

Keywords: *Sirat e Tayyaba, biographies, Moon Split, Safiur Rehman.*

CC BY

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ کا تعارف:

عالمی شہرت یافتہ کتاب When The Moon Split کے مصنف جناب مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری سادہ لوح، عبادت گزار اور عالم دین شخصیت تھے۔آپ کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ذیل میں آپ کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

نام وپیدائش:

صفی الرحمٰن، کنیت ابو ہشام صفی الرحمٰن بن عبداللہ بن محمد اکبر بن محمد علی بن عبد المومن بن فقیر اللہ مبارکپوری اعظمی۔1

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم اپنے گھر ہی سے حاصل کی۔قرآن مجید کا کچھ حصہ اپنے دادا اور چچا سے پڑھا اور اپنے گاوں ہی کے مدرسہ میں تھوڑی سی تعلیم حاصل کی۔پھر مبارکپور کے مدرسہ دار التعلیم میں ۱۹۴۸ء میں داخلہ لیا۔وہاں سے آپ نے ابتدائی اور متوسطہ کی تعلیم کے ساتھ عربی کی بنیادی تعلیم حاصل کی۔جون ۱۹۵۴ء میں مبارکپور کے مدرسہ احیاء العلوم میں داخلہ لیا اور وہاں نحو، صرف اور عربی قواعد کی کتابیں پڑھیں۔پھر دو سال کے بعد مئی ۱۹۵۶ء میں جامعہ اسلامیہ فیض عام میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض سے گئے۔2

درس وتدریس:

۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء تک: آپ نے الہ آباد اور ناگپور کے مدارس میں درس وتدریس اور دعوت و تبلیغ کی۔

۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۵ء تک: اپنے مادرِ علمی جامع اسلامیہ فیض عام مئو میں تعلیم وتدریس کا کام کرتے رہے۔فریضہ ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۶ء تک: اعظم گڑھ میں جامعہ الرشاد میں تعلیمی خدمات انجام دیں۔

فروری ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۸ء تک: مدرسہ دار الحدیث مئو میں پڑھایا۔

۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۲ء تک: مدرسہ فیض العلوم سیلونی (مدھیہ پردیش) میں پڑھایا اور دعوت و تبلیغ کی سرگرمیوں میں کھل کر حصہ لیا۔

۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۴ء تک: مدرسہ دار التعلیم مبارکپور میں پڑھایا۔3

اکتوبر ۱۹۷۴ء بمطابق شوال ۱۳۹۴ھ: مولانا ہندوستان کے سب سے بڑے سلفی ادارہ مرکزی دار العلوم "الجامعہ السّلفیہ" بنارس میں چلے گئے۔

سارے اساتذہ میں ان کا ایک عظیم مقام ہوا کرتا تھا۔کیا اساتذہ کرام اور کیا طلبہ، سب ہی ان کی از حد عزت واحترام کرتے تھے۔مولانا کے ارد گرد طالبانِ علومِ نبوت کا ازدحام ہوتا، وہ تشنگئ علم بجھانے کے لیے حاضر ہوتے اور آپ ان کی بروقت رہنمائی کیا کرتے تھے۔4

مولانا صفی الرحمٰنؒ کی شہرت اور ترقی:

مولانا مرحوم نے ۱۹۷۶ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بین الاقوامی انعامی مقابلے میں حصہ لیا اور عالمی ایوارڈ جیتا۔

انہی دنوں میں ۱۹۷۸ء میں بنارس کے علاقہ بجر ڈیہہ میں بریلویوں سے مولانا کا مناظرہ ہوا۔اس مناظرہ کے لیے مولانا نے اساتذہ وطلبہ کو اپنے ساتھ تیار کیا۔طلبہ میں شیخ محمد طاہر حنیف سلفی (داعی جالیات بطحاء ریاض) بھی شامل تھے۔اس مناظرہ

میں بریلویوں کو شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا اور مولانا کے مضبوط دلائل سے متاثر ہو کر اس مجلس میں ایک ہی خاندان کے ۴۹ آدمیوں نے اہل حدیث ہونے کا اعلان کیا ہے۔5

بجرڈیہہ بنارس میں مناظرہ:

یہ ۱۸،۱۷جون ۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ بنارس کے معروف علاقہ بجرڈیہہ میں مدرسہ احیاء السنہ کے عربی شعبہ کی تاسیس اور ایک علمی لائبریری کے افتتاح کے سلسلہ میں وہاں کی مقامی جمعیت اہلحدیث نے دو روزہ جلسہ کا انعقاد کیا۔اس جلسہ میں جو مقررین حاضر تھے،انہوں نے اصلاحی و سماجی موضوعات پرپُر ملال اور کامیاب تقریریں کیں۔دوسرے دن کے جلسہ میں مولانا عبد السلام اسلم کانپوری نے قبر والوں سے دعا مانگنے اور مصیبت کے وقت ان سے فریاد کرنے کی شرعی حیثیت پرپُر مدلل اور سنجیدگی کے ساتھ روشنی ڈالی اور قرآن وسنت کی روشنی میں سامعین کے سامنے اس بارے میں حق بات بتلائی عوام الناس سے ان کے مال و جائیداد کو ناجائز، نذرونیاز وصول کرنے کا رواج ان کے ہاں چلا آرہا تھا۔انہیں اس خطاب سے شدید جھٹکا لگا اور پھر وہ جوابی کاروائی پر تُل گئے۔چنانچہ ۲۶،۲۵جون ۱۹۷۸ء کو انہوں نے اہلحدیثوں کو مقابلہ کی دعوت اور جواب کے لیے للکار آور اپنے مکتبِ فکر کے لوگوں کواکٹھا کر کے فحش گفتاری، بدکلامی، یادہ گوئی کا وہ طوفان برپا کیا اور کچھ دیر قبل رسول اکرم ﷺ سے محبت کا دم بھرنے والی زبان گالی گلوچ پر اتر آتی ہے۔افسوس ہے کہ عوام بھی اس پر گرفت نہیں کرتے اور اندھی عقیدت میں ان کی بات مانتے چلے جاتے ہیں! اہلحدیثوں نے جب بریلویوں کی یہ حرکت دیکھی تو ۲۹جون ۱۹۷۸ء کو پھر ایک جلسے کا انعقاد کیا ۔جس میں شیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃاللہ علیہ جناب عزیز شمس کے والد محترم شمس الحق سلفی رحمۃاللہ علیہ نے عوام الناس سے انتہائی جامع اور مدلل خطاب کیا۔یہ دونوں حضرات جامعہ سلفیہ بنارس کے نامور اساتذہ میں سے تھے۔مولانا مبارکپوری نے قرآن اور سنت صحیحہ کی روشنی میں بریلوی اخراجات کا اس طرح بخیہ اُدھیڑ کر رکھ دیا کہ ان کے ایوانِ ضلالت میں شدید سونامی زلزلہ آگیا۔اور وہاں پر موجود اہلِ عقل وخرد بریلویوں نے مذہب اہلحدیث کی حقانیت اور اپنے مذہب کا باطل ہونا تسلیم کرلیا۔بعد میں معلوم ہوا کہ اس جلسہ میں جامع اور مدلل تقریر ہوئی تھی،اسے ٹیپ کے ذریعے سن کر ۹ بریلوی اہلحدیث ہوگئے جن میں سے تین اشخاص نے اپنے پورے خاندان سمیت اہلحدیث ہونے کا اعلان کیا۔6

بطور ایڈیٹر ماہنامہ "محدث":

مولانا اکتوبر ۱۹۷۴ء بمطابق شوال ۱۳۹۴ء میں جامعہ سلفیہ بنارس میں بحیثیت مدرس تشریف لائے۔طلبہ واساتذہ میں آپ کے علم اور صلاحیت کا چرچا ہونے لگا۔درس وتدریس، دعوت و تبلیغ، تحریر و تقریر، تحقیق و تخریج، تصنیف و تالیف، صحافت اور گوناگوں خدمات میں گوآپ ہراول دستہ تھے۔چنانچہ جامعہ سلفیہ کے ذمہ داران نے آپ کی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے آپ کو ماہنامہ "محدث" کا ایڈیٹر بنایا۔آپ نے فروری ۱۹۸۲ء میں ماہنامہ "محدث" کی ادارت و ایڈیٹنگ کی ذمہ داری قبول کرلی اور ستمبر ۱۹۸۸ء تک ایڈیٹر کے فرائض انجام دیتے رہے۔استاذِ مکرم مولانا عبد السلام عمری و مدنی رحمۃاللہ علیہ نے عمرآباد میں دورانِ تدریس شیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری کے زمانہ ادارت میں نکلنے والے محدث کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا:

"جب تک مولانا صفی الرحمٰن محدث کے ایڈیٹر رہے، محدث کی شان ہی کچھ اور تھی۔محدث جہاں جہاں جاتا اس کے شیدائیوں میں اضافہ ہوتا جاتا۔جو ایک دفعہ پڑھ لیتا اس کا خریدار بن جاتا، یا بننے کی کوشش کرتا۔اور یہ سب مولانا مباکپوری کی سنجیدہ اور انقلابی تحریروں کی آمیزش کے اثرات کا نتیجہ تھا"7

مولانا نے ماہنامہ محدث کے زمانہ ایڈیٹنگ میں سیاسی، سماجی، اصلاحی، ملکی اور دینی موضوعات پر سینکڑوں مضامین تحریر کیے اور خیر خواہ پند و نصائح پیش کیے۔ عالمِ اسلام اور حالاتِ حاضرہ پر آپ نے ہزاروں صفحات تحریر کیے، اور اس میدان میں اپنی جولانئ قلم کے خوب سے خوب جوہر دکھائے۔8

مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ میں مولانا کی آمد:

الرحیق المختوم کی تالیف کے بعد پوری دنیا میں سیرت نبوی ﷺ کے باب میں مولانا مرحوم کو ایک اتھارٹی کی حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا۔ چنانچہ مملکت سعودی عرب میں علماء کی کمیٹی نے یہ طے کیا کہ ایسی عظیم شخصیت کو جس نے رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ پر مقالہ لکھ کر بین الاقوامی سطح پر اول پوزیشن سے کامیابی حاصل کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے شہر مبارک میں جگہ ملنی چاہیے تاکہ محبتِ رسول ﷺ سے سرشار اس عظیم ہستی کی پذیرائی کے ساتھ اس کے علم سے استفادہ کیا جا سکے اور شہر رسول سے رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات پوری دنیا میں روشناس کرائی جا سکیں۔ چنانچہ سعودی عرب کے فرمانروائے مملکت شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارہ "مجمع الملک فھد بن عبد العزیز لطباعۃ القرآن الکریم "مدینہ منورہ کے شعبہ "مرکز خدمۃ السنہ والسیرۃ النبویۃ" کی طرف سے مولانا مرحوم کو دعوت دی گئی کہ آپ اس ادارے سے منسلک ہو کر سیرت نبوی ﷺ کے بارے میں گراں قدر معلومات سے اہل دنیا کو آگاہ کرائیں اور اس ادارے کی سروس قبول فرمائیں۔ آپؒ نے محرم الحرام ۱۴۰۹ء بمطابق اگست ۱۹۸۸ء کو اس ادارے سے وابستہ ہو گئے۔ آپ ہندستان سے مدینہ منورہ پہنچے وہاں آپ کا خیر مقدم ہوا۔9

مرکز "خدمۃ السنۃ" مدینہ منورہ میں مولانا مرحوم کی علمی خدمات:

حرمین شریفین کی انسائیکلوپیڈیا کے لیے خطے کی تیاری۔

"البشارۃ بمحمد ﷺ عند البوذیین" (محمد ﷺ بدھسوں کی کتابوں میں)، "البشارۃ بمحمد ﷺ عند الھندوس" (محمد ﷺ ہندووں کی کتابوں میں) اور "البشارۃ بمحمد ﷺ عند الفرس" (محمد ﷺ اہل فارس کی کتابوں میں) کی تالیف کو تکمیلی شکل دینا شامل ہے۔

ان کے علاوہ بھی آپ نے کئی ایک کام انجام دیئے مگر حق بات یہی ہے کہ مولانا سے جو توقعات وابستہ تھیں کہ وسائل کی فراہمی کے سبب آپ مرکز خدمۃ السنہ میں عظیم الشان علمی و تحقیقی خدمات انجام دیں گے وہ پوری نہ ہوئیں۔ مولانا نے یہاں کئی دفعہ اپنے تیار کردہ نئے خطے کے مطابق نئے مشروع کی تنفیذ کی کوشش کی مگر ذمہ دار کوئی مصری تھا جس کا مزاج مملکتِ سعودی عرب کے علماء کی طرح خیر خواہ نہ تھا۔ اس لیے جب بھی کوئی مشروع لے کر مولانا اس کی خدمت میں حاضر ہوتے وہ ٹال مٹول کر دیتا۔ چنانچہ مولانا نے بھی کئی ایک کوشش کے بعد اپنے مشروع کو دبا کر رکھ دیا۔ اور پھر جب دسمبر ۱۹۹۷ء کو آپ کا ایگریمنٹ اس مرکز سے ختم ہو گیا تو آپ مکتبہ دارالسلام ریاض چلے آئے۔10

مکتبہ دارالسلام میں مولانا مرحوم کی آمد:

دارالسلام نے جو توقعات ان سے وابستہ رکھی تھیں، مولانا نے ان کی توقعات پوری کیں۔ مولانا جو کام بھی کرتے اِتقان اور حسن کے ساتھ ساتھ اخلاص اور محبت کا عنصر غالب رہتا۔ اس لئے ان کاموں کی پذیرائی بہت جلد ہو جاتی۔ کوئی بھی نیا کام ہوتا اس کا مولانا مرحوم مراجعہ کر دیتے یا اس کا اشراف فرما دیتے تو پھر اس کی اہمیت دوبالا ہو جاتی۔ مولانا مرحوم نے مکتبہ

دارالسلام میں رہ کر دینی و علمی تحقیق میں جو کام بھی کیا، دارالسلام نے بھی دل کھول کر ان کا ساتھ دیا اور مولانا کی شایانِ شان ان کی پذیرائی کی، مادی و معنوی اعتبار سے مولانا کو کبھی دارالسلام سے شکوہ نہ ہوا، بلکہ مولانا صاحب بسا اوقات اپنی نجی محفلوں میں کہا کرتے تھے:

"اس ادارے نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا، مکمل کیا اور سروس میں اب تک مجھے جو تجربہ ہوا ہے میرے نزدیک یہ وہ واحد ادارہ ہے جو میرے معیار پر پورا اترا وغیرہ"11

تصانیف:

شرح اِزہار العرب (عربی) : اِزہار العرب علامہ محمد سورتی کا جمع کردہ نفیس عربی اشعار پر مشتمل ایک منتخب اور ممتاز مجموعہ ہے۔ یہ شرح ۱۹۶۳ء میں لکھی گئی مگر قدرے ناقص رہی مگر طبع نہیں کرائی گئی۔

1. المصابیح فی مسئلۃ التراویح للسیوطی کا اُردو ترجمہ ۱۹۶۳ء
2. ترجمہ الکلم الطیب لابن تیمیہ ۱۹۶۶ء
3. ترجمہ کتاب الأربعین للنوی ۱۹۶۹ء مع مختصر تعلیق
4. صحف یہود و نصاریٰ میں محمد ﷺ کے متعلق بشارتیں (اُردو) ۱۹۷۰ء
5. تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب ۱۹۷۲ء یہ اصلاً محکمہ شرعیہ قطر کے قاضی شیخ احمد بن حجر کی عربی تالیف کا ترجمہ ہے لیکن اس میں کسی قدر ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔
6. تاریخ آل سعود (اردو) ۱۹۷۲ء یہ کتاب تذکرہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ کے پہلے اڈیشن کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔
7. اتحاف الکرام حاشیہ بلوغ المرام لابن حجر عسقلانی (عربی) ۱۹۷۴ء
8. قادیانیت اپنے آئینہ میں (اردو) ۱۹۷۶ء
9. قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امر تسری (اردو) ۱۹۷۶ء
10. الرحیق المختوم عربی اور اسی نام سے اردو ترجمہ
11. رزمِ حق و باطل (مناظرہ بجر ڈسیہ) کی روداد، ۱۹۷۸ء
12. انکارِ حدیث کیوں؟ (اردو) ۱۹۷۶ء
13. انکارِ حدیث حق و باطل؟ (اردو) ۱۹۷۷ء
14. ابراز الحق والصوب فی مسئلۃ السفور والحجاب (عربی) ۱۹۷۸ء
15. اسلام اور عدم تشدید ۱۹۸۴ء 12

مولانا صفی الرحمٰنؒ اور امارت اہل حدیث ہند:

مولانا مرحوم جن دنوں مرکز خدمۃ السنہ مدینہ سے مکتبہ دارالسلام ریاض میں تشریف لائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی امارت آپ کے لیے اپنی کرسی تیار کر رہی تھی۔ مولانا مختار احمد ندویؒ اس وقت امیر جماعت تھے۔ جماعتی اختلافات کے سبب ان کے لیے امارت کا منصب سنبھالنا محال تھا۔ چنانچہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ممبران اور عوام کے اجتماع

مشورے اور متفقہ رائے سے مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کو امیر منتخب کیا گیا۔ مولانا مرحوم ۱۹جولائی ۱۹۹۸ء کو اس عظیم منصب پر فائز ہوئے۔ مولانا مرحوم نے امارت سنبھالنے کے بعد جمعیت کے بوسیدہ نظام کو جس کا حالاتِ حاضرہ سے کوئی لگاؤ نہ تھا، اس کو تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ جمعیت کے کام کو آگے بڑھایا جاسکے۔ مگر لاکھ کوشش کے باوجود مولانا کو اپنی فکر و نظر ماند پڑتی نظر آئی اور انہیں جلد احساس ہو گیا کہ جمعیت برسوں سے تجمد کا شکار ہے۔ چنانچہ مولانا نے جمعیت سے علیحدگی اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی اور تقریباً دو سال بعد ۱۳اگست ۲۰۰۰ء میں جمعیت کی امارت سے مستعفی ہو گئے۔13

شاگرد:

مولانا مرحوم کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، چند معروف شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں:

1. شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند)
2. شیخ عبدالسلام سلفی (امیر صوبائی جمعیت اہلحدیث ممبئی)
3. شیخ عزیز شمس (معروف محقق، مکہ مکرمہ)
4. مولانا صلاح الدین مقبول احمد (جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت)
5. شیخ کفایت اللہ سلفیؒ (سابق استاد بخاری جامعہ ریاض العلوم دہلی)
6. شیخ ابو المکرّم عبد الجلیل سلفیؒ (سابق موظف وکالۃ المطبوعات بالوزارۃ، ریاض)
7. محمد یونس عبد المتین مدنی (شیخ الجامعۃ جامعہ سلفیہ بنارس)
8. شیخ حمید اللہ بن انعام اللہ سلفی (ناظم المرکز الاسلامی ممبرہ ممبئی)
9. شیخ محمد ارشد مدنی (نائب رئیس جامعہ امام ابن تیمیہ بہار)
10. ڈاکٹر رحمت اللہ سلفی (استاد جامعہ امام ابن تیمیہ بہار)
11. مولانا جنید مکی بنارسی (جمعیت شبان اہلحدیث بنارس)
12. شکیل احمد سلفی (باحث مکتبہ دار السلام، ریاض)
13. مولانا نیاز احمد بن ریاض احمد فیضی (مدرسہ منظر العلوم پرسیہ، مغربی چمپارن، بہار)
14. مولانا ابو القاسم عبد العظیم مدنی (مدرس جامعہ فیض عام مئو، یوپی)
15. رضاء اللہ عبد الکریم مدنی (مدیر جریدہ ترجمان، دہلی)
16. سعید میسور بن محمد الیاس مدنی (مدرس جامعہ سلفیہ بنارس)
17. شبیر احمد بن ابو الحسن مدنی (ناظم ندوۃ السنۃ، اٹوابازار، سدھارتھ نگر، یوپی)
18. عبد الاول بن عبد الرحمٰن (پرنسپل جامعہ رحمانیہ بنارس)

وفات:

آپؒ نے ۶۴ برس کی عمر میں اپنے آبائی قصبے حسین آباد میں یکم دسمبر ۲۰۰۶ء بروز جمعۃ المبارک وفات پائی۔

کتاب When The Moon Split کا تعارف:

کتاب کے موضوعات:

یہ کتاب تین موضوعات پر مشتمل ہے:

1. سیرت نبوی ﷺ
2. تاریخ اسلام
3. قرآن پاک کی سیرت

کتاب کی اہمیت:

اس کتاب نے سکھایا کہ اگر آپ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں جاننے کے لیے اپنا وقت نہیں نکالیں گے تو آپ ان ﷺ سے محبت اور عزت نہیں کر سکتے۔ ان ﷺ کی سوانح عمری نے صحیح معنوں میں ثابت کیا کہ وہ بنی نوع انسان میں بہترین ہیں اور ان کا کردار اور طرز زندگی ایسا ہے جس سے ہم سب کو سبق لینا چاہیے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنا چاہیے۔ اگر ایسا ہوا تو دنیا واقعی ایک بہتر جگہ ہو گی۔

قرآن فہمی:

اس کتاب میں ہر واقعہ کی مناسبت سے آیات درج کی گئی ہیں جس کا فائدہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی ان آیات کا شان نزول بہتر انداز میں سمجھ آجاتا ہے اور یوں قرآن سمجھنے کے لئے سیرت کو سمجھنے کی اہمیت کا بھی کماحقہ احساس ہوتا ہے۔

مضامین کا جائزہ:

کتاب کا آغاز حضرت محمد ﷺ کے شجرہ نسب سے ہوتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن قصی بن کلاب حضرت اسماعیل علیہ السلام تک تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔

پیغمبر اسلام (ص) کے والد (عبداللہ) کا انتقال ان کی والدہ (آمنہ) کے حاملہ ہونے کے فوراً بعد ہوا۔ جب وہ چھ سال کے تھے تو ان کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا اور ان کے دادا (عبدالمطلب) انہیں لے گئے، عبدالمطلب کا انتقال اس وقت ہوا جب محمد ﷺ آٹھ سال کے تھے اور ان کے چچا ابو طالب نے انہیں اپنی نگرانی میں لے لیا۔

روزی کمانے کی کوشش کرتے ہوئے، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مکہ میں تھوڑی سی رقم میں بکریاں چرائیں۔ وہ اپنی امانت داری کے لیے مشہور تھے جس کی وجہ سے انہیں "الامین" (ثقہ) کہا جاتا تھا۔

چالیس سال کی عمر میں، نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی اس وقت ہوئی جب وہ غار حرا میں مراقبہ کر رہے تھے۔

اپنی نبوت کے آغاز میں، محمد (ﷺ) کو قریش کی طرف سے طنز، تمسخر اور صریح مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

حمزہ بن عبدالمطلب اور عمر بن الخطاب کے اسلام قبول کرنے تک مسلمانوں کو نماز پڑھنے اور عمل کرنے کی اجازت تھی۔

قریش کی طرف سے جس مشکل کا سامنا کرنا پڑا، اس کے دوران رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا ابو طالب کے زیر سایہ تحفظ ملا جنہوں نے اپنے بھتیجے کی ہر حال میں حفاظت کرنے کی قسم کھائی۔

رسول اللہ ﷺ کو ایک سال غم کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے چچا ابو طالب اور آپکی بیوی خدیجہ الکبریٰؓ کا انتقال ہو گیا۔ وہ

اس کے دو بڑے حامی تھے۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے دوسری شادی کر لی۔ اس نے ایک سال بعد سودہ بنت زمعہ اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی سب سے پیاری بیوی اور اسلام کی سب سے بڑی خاتون عالم تھیں۔

نبی ﷺ کی زندگی کے سب سے اہم اور قابل ذکر واقعات آپ کا رات کا سفر (اسراء) اور معراج (معراج) تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ سے بیت المقدس (یروشلم) لے دکھایا۔ وہاں پچھلے تمام انبیاء کو جمع کیا اور آپ ﷺ نے ان کی نماز پڑھائی۔ اپنے معراج کے دوران، حضرت محمد ﷺ کو آسمان کی مختلف سطحوں پر لے جایا گیا جہاں ان کی ملاقات کئی سابقہ انبیاء سے ہوئی جن سب نے گواہی دی کہ وہ اللہ کے نبی ہیں۔ اس واقعہ کے دوران ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے پنجگانہ نمازیں فرض کیں۔

نبی ﷺ کے مشن کے کئی سال بعد، مکہ کے مسلمانوں نے یثرب (جو اب مدینہ کے نام سے جانا جاتا ہے) کی طرف ہجرت کرنا شروع کر دی۔ اللہ کا حکم ملنے کے بعد، محمد ﷺ نے بھی ابو بکر صدیق (اپنے قریبی ساتھی) کے ساتھ یثرب کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت جسے ہجرت کے نام سے جانا جاتا ہے، دنیا بھر کے مسلمانوں کے استعمال کردہ ہجرت کیلنڈر کی بنیاد بنی۔ (ھ سے مراد ہجرت کے بعد)

جنگ احد میں محمد ﷺ کو شدید چوٹ لگنے کے بعد انکی وفات کی افواہ ملی۔ مخالفین نے مسلمانوں کے معیار بردار مصعب کو قتل کر دیا جو رسول اللہ ﷺ سے مشابہ تھا۔ اس سے بعض مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ جنگ سے دستبردار ہو گئے۔

حدیبیہ کے معاہدے کو حتمی شکل دینے کے بعد، پیغمبر اکرم (ص) نے کئی ممالک (حبشہ، مصر، فارس، روم، بصرہ، یمامہ، بحرین اور عمان) کے بادشاہوں اور بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خطوط بھیجے۔ ان میں سے بعض نے قبول کر لیا جبکہ بعض نے تکبر سے انکار کر دیا۔

جنگ کے بعد امن کے حصول کے بعد، یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی جسے خوش قسمتی سے دیکھا گیا اور آپ کو کھلائے گئے زہر سے نجات مل گئی۔ یہ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ معلوم کرنے کے لیے ایک امتحان ہے کہ آیا وہ واقعی نبی ہے یا نہیں۔

10 ہجری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مکہ مکرمہ کی الوداعی حج کے لیے بلا کر اپنے مشن کے ثمرات دکھانے کا انتخاب کیا۔ محمد (ﷺ) مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے جہاں انہوں نے حج اور پھر عمرہ کیا۔ یہ وہ وقت تھا جب اللہ نے دین اسلام کو مکمل کرنے کے بارے میں آیت نازل کی (Q5:V3)۔

رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے۔ آپ نے اپنے آخری چند دن اپنی ہر بیوی کے ساتھ گزارے اور آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ۔ انہوں نے اپنے لوگوں سے الوداعی تقریر کی جس کے دوران انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ کامیاب ہونے کے لیے اپنی زندگی کیسے گزاری جائے۔ انہوں نے اپنے اہل خانہ کو بھی مدعو کیا اور انہیں الوداع کیا۔

نبی کریم ﷺ بارہ ربیع الاول 11 ہجری کو اس دنیا سے رخصت ہوئے آپ کی نماز جنازہ اتنے لوگوں نے پڑھی کہ

اسے مکمل ہونے میں تقریباً دو دن لگے۔ بدھ کے دن نبی کریم ﷺ کو دفن کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی گیارہ یا بارہ بیویاں تھیں جن میں سے نو آپ ﷺ کی وفات کے وقت زندہ تھیں۔ وہ ہیں حضرت خدیجہؓ، سودہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، زینبؓ، ام سلمہؓ، زینبؓ، جویریہؓ، ام حبیبہؓ، صفیہؓ، میمونہؓ اور ماریہؓ۔ نبی کی اولاد میں قاسمؓ، زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ، عبداللہؓ اور ابراہیمؓ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کو آپ کے صحابہ نے خوبصورت اور پرکشش چہرہ اور سیاہ بالوں کے بارے میں بیان کیا ہے۔ وہ نہ جسیم تھے نہ دبلے اور نہ بہت لمبے تھے۔ ان ﷺ کی خوشبو کسی بھی پرفیوم سے زیادہ میٹھی تھی۔ وہ فصیح الکلام تھے اور مسکرانا پسند کرتے تھے۔

یہ بنیادی طور پر حضور ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے اہم واقعات کا بیان ہے۔اس کتاب میں کوئی لمبی چوڑی وضاحت نہیں دی گئی، صرف حقائق بیان کئے گئے ہیں اور تجزیے قاری کی صوابدید پر چھوڑ دئے گئے ہیں۔

اسلوب و منہج:

یہ ایک عمدہ کتاب ہے اور خاص طور پر حقیقت یہ ہے کہ اس میں کچھ قرآنی آیات ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی تفصیلات بھی اس انداز میں پیش کی گئی ہیں کہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ ہر ابواب کے آخر میں رنگین تمثیلوں، تصاویر اور نقشوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اسباق اور سوالات کے ساتھ قاری کو پیارے نبی محمد ﷺ کی زندگی سے متعلق اور صحیح معنوں میں سمجھنے میں مدد ملے گی۔ دعوتِ اسلام کے واقعات خوب بیان کیے گئے ہیں۔ اسلام سے پہلے عرب کی تصویر کشی اور اس کے عالمی پھیلاؤ کی خوب وضاحت کی گئی ہے۔

پیغمبر کی سیرت ایک بہت ہی اعلیٰ اور اعلیٰ مضمون ہے جس کے ذریعہ مسلمان اسلام کے عروج کے بارے میں جانتے ہیں، اور کس طرح پیغمبر اکرم (ص) کو اللہ کی طرف سے وحی الٰہی حاصل کرنے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔اس کتاب کے ذریعہ یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، اور آخرکار وہ اللہ کی مدد سے کیسے کامیاب ہوئے۔

یہ کتاب ایک ماسٹر پیس کے طور پر مستند احادیث اور قرآن کی روشنی میں نبی ﷺ کی زندگی کی وضاحت کرتی ہے۔ایک بہترین پڑھنے میں ہے آسان کتاب جس میں نبی ﷺ کی پوری زندگی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

سیرت نگاری میں کتاب کی حیثیت و مقام:

سیرت نگاری اسلامی تاریخ میں ایک سدا بہار موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔تاریخ وسوانح کے میدان میں نبی مکرم ﷺ کی ذات کے علاوہ کوئی شخصیت ایسی دکھائی نہیں دیتی کہ جس کی ولادت سے وفات تک کے عرصہ کی تمام تر تفصیلات کو مع جزئیات کے ایک تحقیقی انداز اور جامع اسلوب میں تحریر کیا گیا ہو۔ نبی مکرم ﷺ کی سیرت پر جہاں مسلمانوں نے ہزاروں کتب لکھیں آپ ﷺ کی سیرت کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زبان، ہر زمانے میں سیرت کے ہر پہلو پر کتب لکھی گئیں اور اسی طرح آپ ﷺ کی سیرت کا ذکر جو قرآن کریم سے شروع ہوا اور قیامت تک جاری رہے گا۔برصغیر بھی علماء مؤرخین اور مصنفین کا مرکز رہا ہے۔ یہاں اسلام کی اشاعت وترویج کے ساتھ بالخصوص سیرت نگاری پر بھی بہت سے لوگوں نے کام کیا اور بڑی بڑی ضخیم کتب لکھیں جس میں آنحضور ﷺ کی سیرت کے ہر گوشہ کو ایک نئے دلکش اور موئثر انداز سے لوگوں کے سامنے پیش کیا

گیا۔اگر نظرِ عمیق سے دیکھا جائے تو ان گنت شخصیات میں جنھوں نے سیرت النبی ﷺ پر لکھا ان میں سے ایک مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری بھی قابلِ ذکر ہیں۔آپ نے اپنی کتاب "When The Moon Split"میں قاری کو حضور ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کے سلسلہ میں ایک وقیع مواد مہیا کیا۔

خصوصیات واسلوب:

یہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی عالمی انعام یافتہ کتاب ہے،اس کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

سلاست وروانی:

اس کی عبارت میں اس قدر سلاست وروانی ہے کہ پڑھتے چلے جائیں طبیعت میں اکتاہٹ نہ آئے گی۔مولانا نے رسول اللہ ﷺ کی ۶۳ سالہ حیات کا نقشہ اس قدر دل آویز اور دلکش انداز میں کھینچا کہ جس کسی نے بھی اس کتاب کو اٹھایا اور پڑھا وہی اس کتاب کا ثناخواں اور مدح سرا ہو گیا۔مثلاً

> *"Three years of near starvation and hardship took Banu Hashim and Banu Al-Muttalib to the edge of dispair. Meanwhile ,Allah was softening the hearts of the Quraysh, through the five" Ashraaf" (nobles), who were the only people to give a thought to the refugees' plight. The first of these five was Hisham bin Amr bin Harith, a highly respected nobleman of the Quraysh. When he reflected on the suffering of the exiles, he was deeply saddened .They were kinsmen, and the Quraysh had done the unthinkable by breaking off all ties with them. While the families in Makkah thrived, the refugees were dying of starvation one by one. In the three years since the enforcement of the boycott, no one seemed interested in its withdrawal. Finally Hisham decided to talk to four other high-ranking members of the Quraysh and convince them to end this injustice."14"*

"قریب تین سال کی فاقہ کشی اور سختی نے بنو ہاشم اور بنو المطلب کو مایوسی کے دہانے پر پہنچا دیا۔اس دوران اللہ تعالیٰ قریش کے دلوں کو پانچ "اشرف" (امراء) کے ذریعے نرم کر رہا تھا،جو مہاجرین کی حالت زار پر غور کرنے والے واحد لوگ تھے۔ان پانچوں میں سے پہلا ہشام بن عمرو بن حارث تھا جو قریش کا ایک نہایت معزز رئیس تھا۔جب اس نے جلاوطنوں کے دکھوں پر غور کیا تو اسے بہت دکھ ہوا۔وہ رشتہ دار تھے اور قریش نے ان سے ہر قسم کے تعلقات توڑ کر ناقابل تصور کام کیا تھا۔جب مکہ میں خاندان ترقی کی منازل طے کر رہے تھے،مہاجرین ایک ایک کر کے بھوک سے مر رہے تھے۔بائیکاٹ کے نفاذ کے بعد سے تین سالوں میں،کسی کو بھی اس کی واپسی میں دلچسپی نظر نہیں آئی۔آخر کار ہشام نے فیصلہ کیا کہ وہ قریش کے چار دیگر اعلیٰ ترین ارکان سے بات کرے اور انہیں اس ناانصافی کو ختم کرنے پر راضی کرے۔"

اختصار اور جامع انداز:

یہ کتاب لاجواب اختصار اور جامع انداز میں زمانہ جاہلیت کے سیاسی احوال،معاشی اور اقتصادی صورتحال اجتماعی اور اخلاقی گراوٹ اور مذہبی صورتحال سے پردہ اٹھاتی ہے۔نبی مکرم کی ولادت باسعادت،منصب نبوت غرض زندگی کے ہر پہلو کو ایسے مختصر مگر جامع انداز سے بیان کیا ہے کہ قاری آنحضرت ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ہر پہلو سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے۔مثلاً

"As befitting a general, Abu Jahl was well-protected during the battle by men carrying swords and spears. He was so well guarded no Muslim could even get near him. A young boy told Abdul Rahman bin Auf, "Show me Abu Jahl." Abdul Rahman replied" ,What have you to do with him?" "I have been told that he vilifies the Prophet . By the One Whose hand my life lies, I shall kill him when I see him, or I shall be killed by him"15

"ایک جرنیل کے لیے موزوں ہونے کے ناطے ابو جہل کو جنگ کے دوران تلواریں اور نیزے اٹھائے ہوئے مردوں کی طرف سے اچھی طرح سے تحفظ حاصل تھا۔ اس کی اتنی حفاظت کی گئی تھی کہ کوئی مسلمان اس کے قریب بھی نہیں جا سکتا تھا۔ ایک نوجوان لڑکے نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ مجھے ابو جہل دکھاؤ۔ عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ تمہارا اس سے کیا تعلق؟ "مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ نبی کی توہین کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اسے دیکھ کر مار ڈالوں گا، یا اس کے ہاتھوں مارا جاؤں گا"

اسوہ حسنہ:

یہ کتاب بڑے پیارے انداز میں ہمیں بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مقدس زندگی بحیثیت ایک شوہر کے کیسے گزاری، یہ کتاب انکشاف کرتی ہے کہ اولاد کے سلسلے میں باپ کا کردار کیسا ہونا چاہیے۔ دینی سیادت اور دنیاوی قیادت میں توازن کیسے برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً

"Muhammad accepted his duties as Prophet and Messenger with resolute obedience. He answered his Lord's call by inviting members of his household to worship Allah in keeping with His commandments. They were to be Muslims, those who had surrendered to Allah, and their religion was Islam, the religion of peace."16

"محمد نے اپنی ذمہ داریوں کو نبی اور رسول کے طور پر پوری اطاعت کے ساتھ قبول کیا۔ اس نے اپنے گھر کے افراد کو اللہ کے احکام کے مطابق عبادت کرنے کی دعوت دے کر اپنے رب کی پکار کا جواب دیا۔ انہیں مسلمان ہونا تھا، وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تھا، اور ان کا مذہب اسلام امن کا دین تھا۔"

تکرار وواقعات سے احتراز:

مولانا صفی الرحمٰن کے اسلوب کی ایک خوبی یہ ہے کہ تکرار وواقعات سے احتراز کرتے ہیں، جو واقعہ ایک دفعہ بیان کر دیتے ہیں اس کا بار بار ذکر نہیں کرتے بلکہ اجمالی بیان سے اس واقعہ کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب سیرت النبی ﷺ پر مختصر اور جامع لکھی گئی ہے، آپ اس کتاب کے بارے میں خود لکھتے ہیں:

"It is impossible to adequately describe the Prophet's life and its significance for all humanity. This book is merely a brief account of the most important and influential person in history."17

"نبی ﷺ کی زندگی اور پوری انسانیت کے لیے اس کی اہمیت کو مناسب طور پر بیان کرنا ناممکن ہے۔ یہ کتاب تاریخ کی سب سے اہم اور بااثر شخصیت کا محض ایک مختصر سا احوال ہے۔

عنوانات دینے کا طریقہ:

مولانا نے کی فہرست مضامین کو ابواب و فصول میں تقسیم نہیں کیا بلکہ بہت ہی سادہ انداز کے ساتھ عنوانات لکھے ہیں ۔ مولانا نے عنوانات تحریر کرتے ہوئے بھی سادگی اور اختصار سے کام لیا اور ایسے عنوانات تجویز کیے جو پُر تاثیر ہوں یوں تو ہر عنوان ہی اپنی مثال آپ ہے اور ہر عنوان ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ فہرست عنوانات میں سے کوئی عنوان ایسا نہیں جو آگے پیچھے ہو یا اپنی حدود سے باہر ہو یعنی واقعات و تاریخ کا لحاظ رکھتے ہوئے عنوانات کو ایک ترتیب میں لکھا گیا ہے. کتاب کی ابواب بندی بصورتِ عنوانات کچھ اس انداز سے کی گئی ہے :

"The Prophet Muhammad's Ancestors
The Prophets Tribe
In the care of Haleemah Sa'diya
Haleemah's house is unexpectedly blessed
Muhammad's time with his mother
A grandfather's affection
Under his uncle's care
Bahira's warning
The Battle of Fijar
Hilf Al-Fudool
Choosing a profession
Journey to Syria on business for Khadeejah
Marriage to Khadeejah
Dispute over the Black Stone
Muhammad's character before Prophethood
Portents of Prophethood
The First Revelation
The mission begins
The first believers
Worship and training of the believers
Open propagation of Islam
A warning from a top Mount Safa
The Quraysh warn pilgrims
Various strategies against Islam18"

وِلادت باسعادت اور حیات طیبہ کے چالیس سال:

اس کے بعد آپ ﷺ کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے بہت ہی خوبصورت عنوان تجویز فرماتے ہیں:

"The First Revelation
The mission begins
The first believers
Worship and training of the believers
Open propagation of Islam
A warning from atop Mount Safa
The Quraysh warn pilgrims
Various strategies against Islam"19

نبوت ورسالت کی چھاوں میں:

صاحبِ مصنف نے بہت ہی خوبصورت اور دلکش انداز سے دعوت و تبلیغ کے ادوار کو عنوانات کے تحت بیان کرتے ہوئے مراحل میں تقسیم کیا ہے۔ ہجرت سے پہلے کے حصے کو تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں اور ہجرت کے بعد والے حصے کو بھی تین مراحل میں تقسیم کرتے ہیں۔

ہجرتِ مدینہ سے پہلے کے مراحل:

پہلے مرحلے میں عنوان دیتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی ابتدائی زندگی اور کاوش تبلیغ:

اس حصے میں رسول اللہ ﷺ کی پیدائش، خاندانی تعارف، ابتدائے اسلام میں کی گئی کوششوں کا بیان ہے۔ آپ ﷺ کی پرورش کے حالات و واقعات، اسلام سے پہلے ونے والے مشہور واقعات یعنی حلف الفضول اور حرب فجار وغیرہ کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کی حضرت خدیجہؓ سے شادی، اولاد ور اسلام قبول کرنے والے اولین افراد کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ ہجرت حبشہ کے واقعات ملتے ہیں۔

ہجرت مدینہ اور بیرون ملک دعوت اسلام:

اس مرحلہ میں مدینہ کی طرف جرت اور باہر کے علاقے تک ایمان کی شعاعیں پہنچائی گئیں۔ عنوانات کو مرحلہ وار تقسیم کرنے کا انوکھا اور عمدہ انداز مولانا کی دانائی اور حکمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح پھر مدنی زندگی کو عنوانات کے تحت مرحلہ وار بیان کرتے ہیں:

پہلا مرحلہ: ہجرت کے وقت مدینے کے حالات

دوسرے مرحلے میں: نئی تبدیلی

یہ عنوان بادشاہوں اور امراء کے نام خطوط پر لکھا گیا ہے۔

تیسرا مرحلہ:

آپ ﷺ کی پیغمبرانہ زندگی کا آخری مرحلہ ہے جو غزوہ حنین سے شروع ہوتا ہے۔20 مولانا نے عنوانات کے بعد واقعات کی ترتیب بہت ہی اچھے طریقے سے دی ہے، ہر عنوان میں واقعہ ایسا جڑا ہے کہ جیسے انگوٹھی میں نگینہ۔ کے اسلوب و منہج کے اس جائزے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کتاب اپنے مواد، اسلوب کی خوبیوں کے باعث سیرت میں ایک وقیع اضافہ ہے اور اسے کوئی بھی سیرت نگاری کا مورخ نظرانداز نہ کرسکے گا۔

جامع منہج واسلوب:

اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی نجی زندگی یعنی آپ ﷺ کا خاندان، پرورش، والدین، بیویاں، اولاد الغرضیکہ ہر ایک سے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ کی تبلیغ دین کے لئے کوششیں، مصائب و آلام، آزمائشیں اور پھر دین کی سرفرازی و سربلندی اور فتوحات کو مرحلہ وار بیان کیا گیا۔

تیسرا پہلو آپ ﷺ کا اخلاق و کردار اور معاملات ہیں، اس پہللو سے بھی اس کتاب میں کوئی تشنگی نہیں ملتی۔ یوں یہ کتاب اپنے آپ میں ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ صاحبِ مصنف خود لکھتے ہیں:

"The biography of the Prophet is a very noble and exalted subject. It teaches Muslims about the rise of Islam, and how the Prophet Muhammad was chosen by Allah to receive divine revelation. Muslims also learn of the hardships the Prophet and his Companions faced, and how they eventually succeeded with Allah's help21".

"نبی ﷺ کی سیرت ایک بہت ہی اعلیٰ اور اعلیٰ مضمون ہے۔ یہ مسلمانوں کو اسلام کے عروج کے بارے میں سکھاتی ہے، اور کس طرح اللہ کی طرف سے نبی محمد ﷺ کو وحی الٰہی حاصل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ مسلمان ان مشکلات کے بارے میں بھی سیکھتے ہیں جن کا نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو سامنا کرنا پڑا، اور آخر کار وہ اللہ کی مدد سے کیسے کامیاب ہوئے۔"

عربی کتب سے استفادہ اور کتاب کی اصل زبان:

صاحبِ مصنف لکھتے ہیں:

'When the Moon Split', is based on Arabic sources and was originally written in Urdu. The translators were thus confronted with an arduous task of working with three different languages involving different narrative techniques22 .

"جب چاند بکھر گیا'، عربی ماخذ پر مبنی ہے اور اصل میں اردو میں لکھا گیا تھا۔ اس طرح مترجمین کو تین مختلف زبانوں کے ساتھ کام کرنے کے مشکل کام کا سامنا کرنا پڑا جس میں بیانیہ کی مختلف تکنیکیں شامل تھیں"

انگریزی ترجمہ کی انفرادیت:

صاحبِ مصنف لکھتے ہیں:

Rendering 'When the Moon Splits' into English entailed more than a simple translation of the text. It required the adaptation of a text with its unique cultural framework to the standard narrative conventions of another culture. At the same time, the translators were required to adhere to the outline of standard Arabic biographies of the Prophet23"

"انگریزی میں 'When the Moon Splits' کا ترجمہ متن کے سادہ ترجمے سے زیادہ شامل ہے۔ اس کے لیے ایک متن کو اس کے منفرد ثقافتی فریم ورک کے ساتھ کسی دوسری ثقافت کے معیاری بیانیہ کونشنز کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مترجمین کو نبی ﷺ کی معیاری عربی سیرت کے خاکہ پر عمل کرنے کی ضرورت تھی"

مصنف کی نگاہ میں کتاب کے اصل مخاطبین:

صاحبِ مصنف لکھتے ہیں:

Limited by the narrative boundaries that define such biographies, our modest goal was to produce a text accessible to those who are somewhat familiar with the life of the Prophet. Nevertheless, many readers may find certain concepts, terms or even certain events difficult to comprehend. We recommend using a good reference book on Islam or Islamic history to clarify passages that appear obscure.24

"اس طرح کی سوانح حیات کی وضاحت کرنے والے بیانیہ کی حدود سے محدود، ہمارا معمولی مقصد ایک متن تیار

کرنا تھا جو ان لوگوں کے لیے قابل رسائی ہے جو نبی ﷺ کی زندگی سے کسی حد تک واقف ہیں۔ بہر حال، بہت سے قارئین کو بعض تصورات، اصطلاحات یا بعض واقعات کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ ہم تجویز کرتے ہیں کہ اسلام یا اسلامی تاریخ پر ایک اچھی حوالہ جاتی کتاب استعمال کریں تاکہ مبہم اقتباسات کو واضح کیا جا سکے"۔

نتائج اور خلاصہ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انعام یافتہ سیرت کی کتاب" "مولانا صفی الرحمٰن رحمہ اللہ کی بہترین کاوش ہے۔یہ کتاب عربی دانوں کے لئے تو مفید ثابت ہوئی ہے البتہ اس کا اردو ترجمہ جو کہ مولانا نے خود تصنیف کیا وہ بھی اپنے اندر وہی افادیت اور جاذبیت رکھتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے مستند واقعات واحوال کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 مبارکپوری، صفی الرحمٰن، الرحیق المختوم، المکتبہ السّلفیہ، شش محل روڈ، لاہور، مئی ۲۰۰۰ء، ص ٦۴

Mubarakpuri, Safi ur Rahman, Al-Raheeq al-Makhtum, al-Maktabah al-Salafiyyah, Shesh Mahal Road, Lahore, May 2000, P: *64*

2 ایضاً، ص ۴۱

Ibid, P: 41

3 الریاضی، رضوان اللہ، صفی الرحمٰن مبارکپوری یادوں کے سفر میں، ص 41

Al-Riyadhi, Rizwanullah, Safi ur Rahman Mubarakpuri Yadon ke Safar Mein, P: 41

4 ایضا، ص ۴۲-۴۴

Ibid, P: 42,43

5 ایضا، ص ۵۵

Ibid, P: 55

6 الریاضی، رضوان اللہ، صفی الرحمٰن مبارکپوری یادوں کے سفر میں، ص ۵۸-۵۷

*Al-Riyadhi, Rizwanullah, Safi ur Rahman Mubarakpuri Yadon ke Safar Mein,*P: 57,58

7 ایضا

Ibid

8 ایضا، ص ٦۰-۵۹

Ibid, P:59,60

9 ایضا، ص ۷٦

Ibid, P:76

10 ایضا، ص ۷۸

Ibid, P:78

11 ایضاً، ص۸۱، ۸۲

Ibid, P:81,82

12 الرحیق المختوم، ص۲۹

Al-Raheeq al-Makhtum, P:29

13 صفی الرحمٰن مبارکپوری یادوں کے سفر میں، ص۱۲۱، ۱۲۲

Safi ur Rahman Mubarakpuri Yadon ke Safar Mein,P: 121,122
14 Mubarakpuri,Safi ur Rehman,When The Moon Split, P:91
15 Ibid, P:120
16 Ibid, P:33
17 Ibid, P:303
18 Ibid, P:4
19 Ibid, P:5

20 آزاد، ابوالکلام، رسول رحمت ﷺ، اعتقاد پبلشنگ ہاوس، نئی دہلی، 1911ء، ص۴۵

Azad, Abul Kalam, Rasool e Rahmat ﷺ, I'tiqad Publishing House, New Delhi, 1911, P: *45*
21 Mubarakpuri,Safi ur Rehman,When The Moon Split, P:11
22 Ibid, P:13
23 Ibid, P:14
24 Ibid, P:15